خصوصی نمبر کے سلسلے میں ضروری گزارشات

معزز قارئین "الحق"! ادارہ "الحق" نے ڈیڑھ سال قبل اس خصوصی نمبر کی اشاعت کا اعلان کیا تھا اور ہمارا خیال تھا کہ چند ماہ میں یہ نمبر شائع بھی ہو جائے گا لیکن اس سنجیدہ موضوع پر معیاری مضامین کی عدم دستیابی اسکی اشاعت میں تاخیر کی بنیادی رکاوٹ بن گئی۔ اس سلسلے میں عالم اسلام کے اہم اور مقتدر علماء' دانشور اور اہل قلم حضرات سے بار بار لکھنے کی اپیلیں کی گئیں لیکن اسکا کوئی خاطر خواہ نتیجہ فوری طور پر سامنے نہ آسکا اور نہ ہی ان حضرات نے اس اہم موضوع کو در خور اعتناء سمجھا۔ ان بہی خواہان امت مسلمہ کے پاس (معذرت کے ساتھ) دو سال کے طویل عرصے میں اس موضوع کیلئے وقت نہ مل سکا جس پر ماسوائے تاسف کے اور کیا کیا جاسکتا ہے اس سلسلے میں راقم السطور کو متعدد تکلیف دہ حالات و مشکلات اور طویل و صبر آزما اور حوصلہ شکن انتظار سے دوچار ہونا پڑا۔ یہاں اسکے بیان کرنے کی چنداں ضرورت نہیں۔ حقیقت میں اس نمبر کی اشاعت ہمارے لئے ایک تلخ تجربہ ہی ثابت ہوئی۔ کئی مرتبہ تو مایوس ہو کر اس نمبر کی اشاعت کا ارادہ ترک کرنا پڑا لیکن اسکی اشاعت کے اعلان اور قارئین کے انتظار و اشتیاق کے باعث ایسا نہ کر سکے۔ ستمبر کی ابتداء میں اس کی اشاعت حتمی تھی لیکن 11 ستمبر کے بعد عالمی حالات میں اچانک تبدیلی اور "دفاع افغانستان و پاکستان کونسل" کی سرگرمیوں میں حضرت والد صاحب کیساتھ شبانہ روز مصروفیات کے باعث اس میں تاخیر ہوتی چلی گئی اور پھر بعد کے ناگفتہ بہ حالات نے تو رہی سہی کسر بھی پوری کر دی۔ ہم اس تاخیر پر انتہائی معذرت خواہ ہیں۔ اس نمبر کی وجہ سے رسالہ کی اشاعت میں کئی ماہ کا تعطل بھی اسلئے ہوا پھر ایسی خصوصی اشاعتوں کیلئے اشتہارات ہی سہارا ہوتے ہیں لیکن اس میدان میں بھی ہمیں بالکل مایوسی ہوئی۔ لہذا چار ماہ کی اشاعتوں کو معطل کرنے کی قربانی بھی اسلئے دی گئی۔ امید ہے آپ، ہماری مجبوریوں کو سمجھ گئے ہونگے۔ یہاں یہ وضاحت بھی ضروری ہے کہ اس نمبر میں مختلف طبقات اور مسالک کے لکھنے والوں نے اپنے اپنے نقطہ ہائے نظر کے مطابق ہمیں مضامین بھیجے ہیں چونکہ ان حضرات کو ادارے نے لکھنے کی دعوت دی تھی لہذا ان کے مضامین کو ہم من و عن شائع کر رہے ہیں۔ لیکن انکے جملہ خیالات کیساتھ ادارے کا اتفاق ضروری نہیں ہے۔ نیز یہ بھی ملحوظ خاطر رہے کہ یہ اداریہ افغانستان کے حالات کی اہمیت کے تناظر میں لکھا گیا ہے۔ ورنہ اکیسویں صدی کے حوالے سے تفصیل سے لکھنے کا ارادہ تھا۔ آخر میں ہمیں امید اور دعا ہے کہ یہ معمولی کوشش امت مرحومہ کی بے جان روح میں گرمئی افکار و عمل کا باعث ثابت ہوگی اور آنیوالے قافلوں کیلئے یہ بانگ درا اور سنگِ میل کا کام دے سکے۔ ؎ مسلمِ خوابیدہ اٹھ' ہنگامہ آراء تو بھی ہو وہ چمک اٹھا افق' گرمِ تقاضا تو بھی ہو (راشد سمیع)